

جائز سمجھنے لگے۔ جو چیزیں صدیوں سے پاک سمجھی جاتی تھیں وہ ایک دم ناپاک ہو گئیں۔ اور جو صدیوں سے ناپاک خیال کی جاتی تھیں، وہ یکایک پاک ہو گئیں۔ کفر کے جن طریقوں میں لذت اور فائدے کے سامان تھے، خدا کا حکم ملنے ہی ان کو چھوڑ دیا گیا۔ اور اسلام کے جن احکام کی پابندی انسان پر شاق گذرتی ہے، ان سب کو خوشی خوشی قبول کر لیا گیا۔ اس کا نام ہے ایمان، اور اسکو کہتے ہیں اسلام۔ اگر عرب کے لوگ اس وقت کہتے کہ فلاں بات ہم اسیلے نہیں مانتے کہ ہمارا اس میں نقصان ہے، اور فلاں بات کو ہم اسیلے نہیں چھوڑتے کہ اس میں ہمارا فائدہ ہے، اور نقصان کام کو تو ہم ضرور کر سکتے کیونکہ باپ دادا سے ہی ہوتا چلا آیا ہے، اور فلاں باتیں رومیوں کی نہیں پسند ہیں اور فلاں ایرانیوں کی ہم کو مرغوب ہیں، غرض اگر عرب کے لوگ اسی طرح اسلام کی ایک ایک بات کو رد کر دیتے، تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ آج دنیا میں کوئی بھی مسلمان نہ ہوتا۔

بھائیو! قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ کُنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا رَحِمْنَا بِكُمْ۔ یعنی نیکی کا مرتبہ تم کو نہیں مل سکتا جب تک کہ تم وہ سب چیزیں خدا کے لیے قربان نہ کرو جو تم کو عزیز ہیں۔ بس یہی آیت اسلام اور ایمان کی جان ہے۔ اسلام کی اصلی شان یہی ہے کہ جو چیزیں تم کو عزیز ہیں، ان کو خدا کی خاطر قربان کر دو۔ زندگی کے سارے معاملات میں تم دیکھتے ہو کہ خدا کا حکم ایک طرف بلاتا ہے، اور نفس کی خواہشات دوسری طرف بلاتی ہیں۔ خدا ایک کام کا حکم دیتا ہے، نفس کہتا ہے کہ اس میں تو تکلیف ہے یا نقصان ہے۔ خدا ایک بات سے منع کرتا ہے۔ نفس کہتا ہے کہ یہ تو بڑی مزیدار چیز ہے یا بڑی فائدے کی چیز ہے۔ ایک طرف خدا کی خوشنودی ہوتی ہے اور دوسری طرف ایک دنیا کی دنیا کھڑی ہوتی ہے۔ غرض زندگی میں ہر ہر قدم پر انسان کو دو راستے ملتے ہیں۔ ایک راستہ اسلام کا ہے اور دوسرا کفر و نفاق کا۔ جس نے دنیا کی ہر چیز کو ٹھکرا کر خدا کے حکم کے آگے سرعہ بکادیا، اس نے اسلام کا راستہ اختیار کیا، اور جس نے خدا کے حکم کو چھوڑ کر اپنے

دل کی یاد دنیا کی خوشی پوری کی، اس نے کفر یا نفاق کا راستہ اختیار کیا۔

آج لوگوں کا حال یہ ہے کہ اسلام کی جو بات آسان ہے اسے تو بڑی خوشی کے ساتھ قبول کرتے ہیں، مگر جہاں کفر اور اسلام کا اصلی مقابلہ ہوتا ہے وہیں سے رخ بدل دیتے ہیں۔ بڑے بڑے مدعی اسلام لوگوں میں بھی بیکزوری موجود ہے۔ وہ اسلام اسلام بیت پکار بیٹھے۔ اسکی تعریف کرتے کرتے انکی زبان خشک ہو جائیگی۔ اسکے لیے کچھ نمائشی کام بھی کر دیں گے۔ مگر ان سے کہیے کہ یہ اسلام جسکی آپ اس قدر تعریفیں فرما رہے ہیں، آئیے ذرا اس کے قانون کو ہم آپ خود اپنے اوپر جاری کریں، تو وہ فوراً کہیں گے کہ اس میں فلاں مشکل ہے، اور فلاں وقت ہے، اور فی الحال تو اسکو بس رہنے ہی دیجیے۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام ایک خوبصورت کھلونا ہے۔ اسکو بس طاق پر رکھیے اور دور سے بیٹھ کر اسکی تعریفیں کیے جائیں۔ مگر اسے خود اپنی ذات پر اور اپنے مگردلوں اور عزیزوں پر اور اپنے کاروبار اور معاملات پر ایک قانون کی حیثیت سے جاری کرنے کا نام نہ لیجیے۔ یہ ہمارے آج کل کے دینداروں کا حال ہے۔ اب دنیا داروں کا تو ذکر ہی فضول ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ نہ اب نمازوں میں وہ اثر ہے جو کبھی تھا، نہ روزوں میں ہے، نہ قرآن خوانی میں اور نہ شریعت کی ظاہری پابندیوں میں۔ ایسے کہ جب روح ہی موجود نہیں تو نرنا بے جان جسم کیا کرامت دکھائے گا؟

خدا کی اطاعت کس لیے؟

برادران اسلام! اچھیلے کئی خطبوں سے میں آپ کے سامنے بار بار ایک ہی بات بیان کر رہا ہوں کہ ”اسلام“ اللہ اور رسول کی اطاعت کا نام ہے، اور آدمی ”مسلمان“ بن ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کی، رسم و رواج کی، دُنیا کے لوگوں کی، غرض ہر ایک کی اطاعت چھوڑ کر، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت نہ کرے۔

آج میں آپ کے سامنے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ اور رسول کی اطاعت پر اس قدر زور کفر کیوں دیا جاتا ہے۔ ایک شخص پوچھ سکتا ہے کہ کیا خدا ہماری اطاعت کا بھوکا ہے، فحوزِ باندہ، کہ وہ ہم سے اس طرح اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے؟ کیا فحوزِ باندہ، خدا بھی دُنیا کے حاکموں کی طرح اپنی حکومت چلانے کی ہوس رکھتا ہے کہ جیسے دُنیا کے حاکم کہتے ہیں کہ ہماری اطاعت کرو اسی طرح خدا بھی کہتا ہے کہ میری اطاعت کرو؟ آج میں اسی کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو انسان سے اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے، وہ انسان ہی کی فلاح اور بہتری کے لیے کرتا ہے۔ وہ دُنیا کے حاکموں کی طرح نہیں ہے۔ دُنیا کے حاکم اپنے فائدے کے لیے لوگوں کو اپنی مرضی کا غلام بنا ناچاہتے ہیں مگر اللہ تمام فائدوں سے بے نیاز ہے۔ اس کو آپ سے ٹکس لینے کی حاجت نہیں ہے۔ اسے کوٹھیاں بنانے اور ٹوئیں خریدنے اور آپ کی کمائی سے اپنے میس کے سامان جمع کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ وہ پاک ہے کسی کا محتاج نہیں۔ دُنیا میں سب کچھ اسی کا ہے، اور سامنے خزانوں کا وہی مالک ہے۔ وہ آپ سے صرف اس لیے اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے کہ اسے آپ

ہی کی جھلائی منظور ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ جس مخلوق کو اس نے اشرف المخلوقات بنایا ہے وہ شیطان کی غلام بن کر رہے، یا کسی انسان کی غلام ہو، یا دنیا کی ذلیل ہستیوں کے سامنے سر جھکائے۔ وہ نہیں چاہتا کہ جس مخلوق کو اس نے زمین پر اپنی خلافت دی ہے وہ جہالت کی تاریکیوں میں جھبکتی پھرے، اور جانوروں کی طرح اپنی خواہشات کی بندگی کر کے اہل السافین میں جا گے۔ اس لیے وہ فرماتا ہے کہ تم ہماری اطاعت کرو۔ ہم نے اپنے رسولؐ کے ذریعہ سے جو روشنی بھیجی ہے اس کو لے کر چلو، پھر تم کو یہ صراطِ راستہ مل جائے گا، اور تم اس راستہ پر چل کر دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں بھی عزت حاصل کر سکو گے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا الَّذِيْ قَدْ تَبَيَّنَ
الْمُشْكِكُ مِنَ الْعَمٰى فَمَنْ يَكْفُرْ
بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
لَا الْفِصَامَ لَمَّا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ
عَلِيْمٌ - اَللّٰهُ وَلِىُّ الْاٰمِنِيْنَ اٰمَنُوْا
يُخْرِجْهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلٰى
النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اُولٰٓئِكَ
هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ
مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ
اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ -

یعنی دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہادی طرف سے
سیدنا ہدایت کا راستہ جہالت کے تاریک راستوں سے
الگ کر کے صاف صاف دکھایا گیا ہے۔ اب ہم اس سے
جو کوئی جھوٹے خداؤں اور گمراہ کرنے والے آقاؤں کو
چھوڑ کر ایک اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایسی مضبوط
رسی تھام لی جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اور اللہ سب
کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ جو لوگ ایمان لا لیں
ان کا نگہبان اللہ ہے۔ وہ ان کو اندھیروں سے
نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے۔ اور جو لوگ کفر کا پتہ
اختیار کریں ان کے نگہبان ان کے جھوٹے خدا اور
گمراہ کرنے والے آقا ہیں۔ وہ ان کو روشنی سے نکال کر
اندھیروں میں لے جاتے ہیں، اور وہ دوزخ میں جانے

والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اب یہ دیکھیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کی اطاعت سے آدمی اندھیرے میں کیوں چلا جاتا ہے، اور اس کی کیا وجہ ہے کہ روشنی صرف اللہ ہی کی اطاعت سے مل سکتی ہے؟

آپ دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں آپ کی زندگی بے شمار تعلقات سے جکڑی ہوئی ہے سب سے پہلا تعلق تو آپ کا اپنے جسم کے ساتھ ہے۔ یہ ہاتھ، یہ پاؤں، یہ آنکھیں، یہ کان، یہ زبان، یہ دل و دماغ، یہ پیٹ، سب آپ کی خدمت کے لیے اللہ نے آپ کو دیے ہیں۔ آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان سے کس طرح خدمت لیں۔ پیٹ کو کیا کھلائیں اور کیا نہ کھلائیں؟ ہاتھوں سے کیا کام لیں اور کیا نہ لیں؟ پاؤں کو کس راستہ پر چلائیں اور کس راستہ پر نہ چلائیں؟ آنکھ اور کان سے کس قسم کے کام لیں اور کس قسم کے نہ لیں؟ زبان کو کن باتوں کے لیے استعمال کریں؟ دل میں کیسے خیالات رکھیں؟ دماغ سے کیسی باتیں سوچیں؟ ان سب خاموشی سے آپ اچھے کام بھی لے سکتے ہیں اور بُرے بھی۔ یہ آپ کو بلند درجے کا انسان بھی بنا سکتے ہیں اور جانوروں سے بھی بذریعہ میں پہنچا سکتے ہیں۔

پھر آپ کے تعلقات اپنے گھر کے لوگوں سے بھی ہیں۔ باپ، ماں، بہن، بھائی، بیوی، ماؤلاؤ اور دوسرے رشتہ دار ہیں جن سے آپ کا رات دن کا تعلق ہے۔ یہاں آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان سے آپ کس طرح برتاؤ کریں۔ ان پر آپ کے کیا حق ہیں اور آپ کے ان پر کیا حق ہیں۔ ان کے ساتھ ٹھیک ٹھیک برتاؤ کرنے ہی پر دنیا اور آخرت میں آپ کی راحت، خوشی اور کامیابی کا انحصار ہے۔ اگر آپ غلط برتاؤ کریں گے تو دنیا کو اپنے لیے جہنم بنا لیں گے، اور دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں خدا کے سامنے بھی سخت جواب دہی آپ کو کرنی ہوگی۔

پھر آپ کے تعلقات دنیا کے بے شمار لوگوں سے ہیں۔ کچھ لوگ آپ کے ہم سایہ ہیں۔ کچھ

آپ کے دوست ہیں۔ کچھ آپ کے دشمن ہیں۔ بہت سے وہ لوگ بھی ہیں جو آپ کی خدمت کرتے ہیں۔ اور بہت سے وہ لوگ بھی ہیں جن کی آپ خدمت کرتے ہیں کسی سے آپ کو کچھ لینا ہے، اور کسی کو کچھ دینا کوئی آپ پر بھروسہ کر کے اپنے کام آپ کے سپرد کرتا ہے۔ کسی پر آپ خود بھروسہ کر کے اپنے کام اس کے سپرد کرتے ہیں۔ کوئی آپ کا حاکم ہے اور کسی کے آپ حاکم ہیں۔ غرض اتنے آدمیوں کے ساتھ آپ کو رات دن کسی نہ کسی قسم کا معاملہ پیش آتا ہے جن کا آپ شمار نہیں کر سکتے۔ دنیا میں آپ کی مسرت، آپ کی کامیابی، آپ کی عزت اور نیک نامی کا سارا انحصار اس پر ہے کہ یہ سارے تعلقات جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیے ہیں، صحیح اور درست ہوں۔ اسی طرح آخرت میں خدا کے ہاں بھی آپ صرف اسی وقت نرغز و ہو سکتے ہیں کہ جب اپنے مالک کے سامنے آپ حاضر ہوں تو اس حال میں نہ جائیں کہ کسی کا حق آپ نے مار رکھا ہو۔ کسی پر ظلم کیا ہو۔ کوئی آپ کے خلاف دہان لالش کرے۔ کسی کی زندگی خواب کرنے کا دہال آپ کے سر پر ہو۔ کسی کی عزت یا جان، یا مال کو آپ نے ناجائز طور پر نقصان پہنچا یا ہو۔ لہذا آپ کو یہ فیصلہ کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ ان بے شمار تعلقات کو درست کس طرح رکھا جائے، اور ان کو خراب کرنے والے طریقے کون سے ہیں جن سے پرہیز کیا جائے۔ اب آپ غور کیجیے کہ اپنے جسم سے، اپنے گھر والوں سے اور دوسرے تمام لوگوں سے صحیح تعلق رکھنے کے لیے آپ کو ہر قدم پر ظلم کی روشنی درکار ہے۔ قدم قدم پر آپ کو یہ معلوم ہونے کی ضرورت ہے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا۔ حق کیا ہے اور باطل کیا۔ انصاف کیا ہے اور ظلم کیا۔ کس کا حق آپ پر کتنا ہے، اور کس پر آپ کا حق کتنا ہے۔ کس چیز میں حقیقی فائدہ ہے اور کس چیز میں حقیقی نقصان ہے۔ یہ علم اگر آپ خود اپنے نفس کے پاس تلاش کریں گے تو وہاں یہ نہ ملے گا۔ اس لئے کہ نفس تو خود جاہل ہے۔ اس کے پاس خواہشات کے سوا دھرا کیا ہے؛ وہ تو کہے گا کہ شراب پیو، زنا کرو، حرام کھاؤ، کیونکہ اس میں بڑا مزہ ہے۔ وہ تو کہے گا کہ سب کا حق مار کھاؤ اور

کسی کا حق ادا نہ کرو، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، لے لیا سب کچھ اور دیا کچھ نہیں۔ وہ تو کئے گا کہ سب سے اپنا مطلب نکالو اور کسی کے کچھ کام نہ آؤ، کیونکہ اس میں نفع بھی ہے اور آسائش بھی۔ ایسے جاہل کے ہاتھ میں جب آپ اپنے آپ کو دیں گے تو وہ آپ کو نیچے کی طرف لے جائے گا یہاں تک کہ آپ انتہا درجہ کے خود غرض، بے نفس، اور بدکار ہو جائیں گے، اور آپ کی دنیا اور دین دونوں چیزیں خراب ہو جائیں گی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ آپ اپنے نفس کے بجائے اپنے ہی جیسے دوسرے انسانوں پر پیکر ہو کر کریں اور اپنی باگ ان کے ہاتھ میں دے دیں کہ بدصورتہ چاہیں اور صرلے جائیں۔ اس صورت میں یہ خطرہ ہے کہ ایک خود غرض آدمی آپ کو خود اپنی خواہشات کا غلام نہ بنالے۔ یا ایک جاہل آدمی خود بھی گمراہ ہو اور آپ کو بھی گمراہ کر دے۔ یا ایک ظالم آپ کو اپنا ہتھیار بنائے اور دوسروں پر ظلم کرنے کے لیے آپ سے کام لے۔ غرض یہاں بھی آپ کو علم کی وہ روشنی نہیں مل سکتی جو آپ کو صحیح اور غلط کی تمیز بتا سکتی ہو، اور دنیا کی اس زندگی میں ٹھیک ٹھیک راستہ پر چلا سکے۔

اس کے بعد صرف ایک خدائے پاک کی وہ ذات رہ جاتی ہے جہاں سے یہ روشنی آپ کو مل سکتی ہے۔ خدا علیم اور بصیر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ وہی ٹھیک ٹھیک بتا سکتا ہے کہ آپ کا حقیقی نفع کس چیز میں ہے اور حقیقی نقصان کس چیز میں۔ آپ کے لیے کوئی کام حقیقت میں صحیح ہے اور کوئی غلط۔ پھر خداوند تعالیٰ بے نیاز بھی ہے۔ اس کی اپنی کوئی غرض ہے ہی نہیں۔ اسے اس کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ معافانہ آپ کو دھوکہ دے کہ کچھ نفع حاصل کرے۔ اس لیے وہ پاک بے نیاز مالک جو کچھ بھی ہدایت دے گا بے غرض دے گا اور صرف آپ کے فائدے کے لیے دیگا۔ پھر خداوند تعالیٰ عادل بھی ہے ظلم کا اس کی ذات پاک میں شائبہ بھی نہیں ہے۔ اس لیے وہ سراسر حق کی بنا پر حکم دے گا۔ اس کے حکم پر چلنے میں اس بات کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ آپ خود اپنے اوپر، یا